جلد ۱۳ نمبر ۳۵

مضامین

بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۹ء

گراموفون

یہ باجا بہ اون کے ہر گھر میں ہے یہ پہلا مضمون [illegible] اس مضمون میں اور بہت سی فنون کے خواص پر آراء [illegible] کرتا ہے۔ — ایڈیٹر

جب گراموفون اے چودھے ملک جم
از کرشمہ ایں بطلس رنگ آگر دہ
دل وہ ہو کا سے صوز گراموفون
جل رہ دروں نا گفس پر بدی [illegible]
از خیال بعدانی جاں جسم جاں از رود
بجنے وطن خیالاں [illegible] گراموفون
سا نگاں وہ از کت نام [illegible]
پیش از ایں کہن خلقت سنگت [illegible] پسند
چند روزہ خب نازی [illegible]
اے ترو دی ترم — صوز گراموفون

ظاہر شد زباں یہ دل بالستعزاد یہ غم
اِں صنایہ سخہا ہیں ہا اے صد عالم
در ہر تار سنتہ درست کر دیا جانا و رم
ایں جدا جب چیشمے ہستہ کا طرز اور عالم
کو طبیب تا چیہ زخم خوش دارم
ماقبت کن نخکس نام خط اعظم
بالخود آگئے ایں تنگ ہمت پر سالہ آدم
بیدری سرکنگہ پیشں ور دم عالم
ترک خود پرستی گر نہ کی ہرا سے دل خرم
ماقبت کن تیرہ روزگار ملک جم

(مسعود حسرت جلدہ پار گادی)

بالے پن کا بیاہ اور منطق آرا بیگم

(بقیہ مضمون گذشتہ [illegible])

یہ کہنا صحیح نہیں کہ صاحب کیا کریں بچے بالغ نہیں ہونے پاتے کہ لوگ بیاہ شادی کر دیتے ہیں نسل انگ کر در پیدا ہوتی ہے۔ جوانی الگ جلدی سے ڈھل جاتی ہے۔ بچے بہت سے نکل پڑتے ہیں ماں باپ کو پالنے کا فرض نہیں معلوم۔ اسکے علاوہ موافقت آپس میں نہیں ہوتی۔ اسلئے کہ شریعت نے اسکی روک تھام کر دی ہے۔ نکاح بیاہ میں بلوغ کے ساتھ رُشد بھی شرط ہے رشد نہ ہو تو نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ رُشد سے مطلب یہ ہے کہ اچھے برے کی تمیز ہو جائے بلوغ کے قبل اگر لڑکی سے اُس کا شوہر ملے اور اعضا بے ٹھکانے ہو جائیں تو پھر وہ لڑکی شوہر کے لیے حرام ہو جاتی ہے اسے شرعی اصطلاح میں [illegible] کہتے ہیں اور عمر بھر کا [illegible] ہوں کہ شوہر کر دیتا ہے۔ یہ ظلم ہے اور کوئی قیمت ایسا نہیں جس کا قصاص نہ مقرر کیا گیا ہو۔ اس قسم کے ظلم کیلئے

یہ ضروری نہیں کہ نکاح بیاہ ہو جائے جب ہی ایسا ہو ایسے نکڑوں سے بیہودہ تو اب معاملہ سر موجود ہیں جہاں چھوٹی نابالغ لڑکیوں کو خراب کر ڈالتے ہیں۔ پھر لیڈر ہیں ہندوؤں مقدمات اس قسم کے ہوتے رہتے ہیں ایسے ظلم کا ورنہ وہ کسی کے بند کیے بند نہیں ہو سکتا۔ قانون قصل صادر ہو جانے کے بعد صرف ہو رہا ہے کوئی قانون ایسا نہیں جو بزنا سوں کو شریعت زنا بد کرے۔ یہ کام بند و نصیحت تعلیم کا ہے قانون کا نہیں ہے۔ نکاح ہو جانے کے بعد اگر شوہر کی زبردستی سے کوئی فرد لڑکی کو ہو پہنچ جائے تو اسکا قصاص لیا جا سکتا ہے پھر کسی نئے قانون کی ضرورت ہی کیا ہے جو وفا و محبت ماں باپ کے قدرتی حقوق اور اختیارات میں دخل دیتے ہو اگر شریعت میں یکسر قسم نکاح کی شکل مضمل ہے جو حد اولاد و الدین ہو دل کے جیل ہوتے ہیں تو اولاد کی جب آپس میں بلوغ تک کے رسم اگر ایسا ہے تو نکاح میں جا سکتے ہیں باطن کر دینا [illegible] اختیار تنسیخ طلاق کے بعد حاصل ہوگا۔ نابالغ لڑکی کی طرف سے اس باپ کیلئے بھی شرم لگا سکتے ہیں۔ یہ ایک آسان طریقہ ہے نابالغی کے ضرر سے بچنے کا۔ بے جا نہیں آسان شریعت موجود ہے وہاں آپ ان پر طلاق حوادث کی تہمت لگانے کا کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ باپ فطرتی دلی ہے فرض کرو کہ وہ الدار ہے بیماری کی وجہ سے اپنی نابالغ بچی کے بارے میں ہر حال ہے وہ کوئی اچھا لڑکا تجویز کرتا ہے اور لڑکے کے باپ سے کہتا ہے کہ میری زندگی کا بھروسا نہیں معلوم نہیں کب مر جاؤں تمہارے لڑکے کی شادی اس لڑکی سے کر دو گی جائیداد کا بندوبست کر جاؤں اور جب یہ بالغ ہو جائے گی تو ماں باپ اس کے حوالے کر دیتا۔ یہ تسلیم کرتا ہے وہ جائداد کا سے مستقل انتظام کر لیتا ہے کہ جائداد اس کے لڑکے کو مل گئی بچے کی تعلیم تربیت میں وسیع سے زیادہ کوشش کرے گا کہ وہ اس کا کام ہے۔ بعد کی نگرانی اور دیکھ بھال ابھی سے کرے گا کہ وہ اسکے لڑکے کی ہر جلد بچنے والی ہے کیا یہ قانون جواب پاس کیا گیا اس قسم کے انتظام کو ایک جرم نہیں قرار دیتا؟ کیا بغیر شادی بیاہ کے اصلاح کا اطمینان ممکن ہے؟ کیا شادی کا گٹھ جوڑ ہی ایسا جرم ہو گئی کہ اسپر فریقوں کی مشکلیاں کسی جائیں پھر خاور جسے بے سبب حکومت کون ہوتی ہے ان اختیارات میں دخل دینے والی جو اس نے دیا ہے اگر قانون

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت ریزائی نصیلی بگرام مقام بگرام ضلع ہردوئی
مقدمہ نمبر ۲۲ سنہ ۱۹۲۹ء
سورج نرائن ولد [illegible] ساکن قصبہ بگرام ……. مدعی
بنام
سید [illegible] علی ولد سید [illegible] سکنہ قصبہ بگرام — مدعا علیہم
[illegible] سکنہ قصبہ بگرام — مدعا علیہ
ہرگاہ مدعی نے درخواست مرتب فرما کے بابت [illegible] اس عدالت میں گزرانی ہے [illegible] اس عدالت میں حاضر ہو کر وجہ [illegible] بتاؤ اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست مذکور بتمادی غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔
تاریخ [illegible] بدستخط [illegible] کیا گیا۔
[illegible] عدالت
(مہر عدالت)

بچاؤ

ہندستان کے یہاں عورت ایسے قانون کی محتاج تھی کہ انھوں نے بھی طاقت کی جو اسے قدرتی طور پر حاصل تھی ایک جذبے میں کر دیا۔ ہندستان میں دو نئی تعلیم ترقی پا گئی عورتوں کے خیالات ملکوں میں بڑھ گئے ہیں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کم سنی میں شادی ہونی خلاف ہوا جو ناپسند اس قسم کی اتفاقی باتیں اب سننے میں نہیں آتیں کہ بیس برس کی عورت کی شادی تین برس کے لڑکے سے کر دی گئی۔ اور دولھن کو بچیت کا نام دیا جاتا

کوئی دم ہے بچنے کا اندیشہ نہیں۔

شہروں میں تو خیر۔ دیہاتوں میں وہ کچھ کی اشتی بیاہ میں۔ کیا ہی خدائی توجہ ہر گئیں کیسی خوبی نکاح اور کیسا نالہ جنگ کرتے ہیں۔ آج خاص بیاہ والے جان ہے تو کل دیکھو کہ رات بھی وہ پھر ہوا سکی

آیندہ خاص ادارہ ہے کہ اس قانون کے ہر پہلو پر تفصیل کے ساتھ لکھوں۔ مگر تھوڑا انتظار ہے طرح جان کے پیچھے

نظم و نثر میں ایک نیا طرز قائم کیا۔ تحریر کی تعیین زبان و ادب نے حاصل نہیں ہوئی لیکن اس کی اہمیت ظاہر ہے یہ روز بروز دلچسپ ہے کہ وہ خود ایک تمام نسخہ کے دل میں بھی آسکی نسبت پیدا ہو جاتی ہے جائیں گے مرزا محمد عسکری صاحب بی اے نے اس مجموعہ میں انھیں خطوط کا انتخاب کیا ہے جن میں فارسی یا اردو کے الفاظ کی تحقیق سے غالب نے پختگی کو مستفید کیا ہے۔ یہ نہایت مفید کام ہے جو صحیح بنا الفاظ ہونے کے علاوہ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آج کل ہر ماہی پبلک کے متعلق ہونے کا معنی ہے ایسے لوگوں کو معلوم ہو جائیگا کہ یوں بحث کرتے ہیں وہ ایک ایک لفظ یا محاورہ کی یوں تحقیق کرتے ہیں یہ کتاب ضرور اس قابل ہے کہ اردو کے نصاب میں داخل کی جائے تاکہ طلبہ اور اساتذہ دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔

ابتدا میں کتاب میں بطور تمہید چند تحریروں کا اقتباس ایسی خوبی سے کیا ہے کہ مرزا غالب کے نفس عادات اور اخلاق کی تصویر کھینچ دی ہے۔ البتہ بعض تحریریں خطی اور

اس سے پہلے خاندان والے ہی تو تم بہ سوداگروں کی بہت ہی باتھی ماں باپ کی دولت سے چھوڑ کر آنکھ بچتی ہیں ہو جاتی ہیں وہ خبریں بھی خاندانوں میں جاتی ہیں کہ تین برس کی دولھن اور ساٹھ سال کا دولھا۔ اکسانے کے برابر ہو اس پڑھی لکھی لڑکیاں اپنا بیاہ بارے میں دخل بھی دینے لگی ہیں۔ وہ اگلا سادہ دور اب نہیں کہ لڑکی بڑے تو بیاہ دیا جائے۔ سکولوں میں پڑھنے اور پردے کا رواج اٹھ جانے سے ہمیں یہاں ایسی شادیاں ہوتی ہیں جنہیں دولھا دولھن ایک



پاسے جو نہیں سب بے رنگیں
یہ تم نہیں ہو تو نہ سہی۔ ہم قرض لیے لیتے ہیں کہ تم ہو ۔

دوسرے سے بات چیت کر چکے ہوتے ہیں۔ ایسی مطلق شادیاں جنگی خیال میں اور یہ بھی کہ ہندستان میں بھی ہوتی ہیں۔ قانون کی نہ غیرت ہاتھ جوڑ جانے کے بعد ماں باپ باطل ہو جائیں گے اور پولیس کے ہاتھ ایک دھرم شن بانٹنے کا نیا آلہ آ گیا۔ جو ایک ایسی شادی رد کی جا سکتی ہے جو اس قانون کے مطابق نہ ہو۔ شادی ہو جانے وہ قانون کے رو سے ٹھیک بھی ہو جو مگر پھر بھی نکل سکتی ہے الحمد

بچرا ہے۔

دالدہ

ملکہ آرا بیگم

ادبی خطوط غالب

یہ ایک مجموعہ ہے مرزا اسداللہ خاں غالب کے ان اردو خطوط کا جن میں مرحوم نے ادبی نکات و غور طلب حل کیے ہیں۔ غالب مرحوم نے اردو کی

پرانے طرز کی بھی ہیں۔

آخر میں مکتوب الیہم اور مکتوب الیہم کے حالات بھی جمع کر دیے ہیں۔ یہ کیفیت سخت کشت کی ہے جو لوگ بزرگوں کا نام زندہ رکھنا چاہتے ہیں انھیں جناب مرزا محمد عسکری صاحب بی اے سے سبق لینا چاہئے کتاب خوب چھپی ہے اور کاغذ بھی اچھا ہے۔ کاغذ کا قیمت بھی مناسب ہے جو بہت قیمت کم رکھا انھیں بہ نام صنف عظیم جبالمپو سے منگانا چاہیے یہ کتاب بہت مقبول ہو گی۔

جدید اللغات

ہمارے دوست ظریف صاحب نے ایک لغات کی کتاب تیار کی ہے۔ اور ہم نے بعض اصطلاحیں اس میں اضافہ کی ہیں۔ خدا اس کو کتاب لغات غلطیوں سے خالی رکھے۔

لغت ۔ خاکسار، ایڈیٹر

ردیف الف

آ ۔ کبوتروں کے پکڑنے کو اکثر الف مبطلہ ہم ملا کر بولتے ہیں۔

آب حیات ۔ حضرت خضر کی جنگلی صحتوں کا چرخ شدہ ساگا کمل سوم وحات کا ہی۔ سکندر کی چڑھی اور ترت دھارا ۔ دنیا فرسی شاعروں کی اصطلاح میں ایک گرا ہوا جنس جو اب عطروں کی عام گردگی بہ اور سیاہ کوں میں کوڑی مول بکتی ہے۔

آبرو ۔ نامی کانی رنڈی کی درباداری ۔ نکام کی خدمت میں بار یابی۔ صاحب بہادر سے مصافحہ ۔ سول کا انصاف ۔ دسکی خلاصت۔

آزادی ۔ مشرق دلما جنس نایاب۔

حسد تعنت آزادی مروم گذشت

کیس مرادرست کرہ تست کرہ ہم دست

دشمن ہند دال ہند ہے جیا صحت زنانی بیماری۔

آتش خونریشی ۔ ہند ایک مذہب ہے۔ لیکن اس کا ہمدرد اس بار روایت ۔ زنگ گرے اور غیر مستقل یعنی گرم جو ۔ فوراً اکھڑ ان ہو جاتا ہے۔

ابرو ۔ آلہ ذبح آرزوئے عاشق۔ دریائے حسن کا آہنی پل۔

آنکھ ۔ وہ وقت جس سے ہندوستانیوں کی عمر ہم ابن سرلیزی گئی ہو ۔ نازک رہائے اور ۔ تحفہ ۔ نیز خالت اعمال ۔ دشمن آسائش ۔ بابو کا رقیب حقیقی ۔ دلیل حاقت ہندوستانی۔

ابلیس ۔ دنیا کی چہل پہل ۔ شرارت کا بابا آدم۔ جس نے آدم ... پالیٹکس کا ہے جو ... اجتا، بکرم ۔ حکومت وقت کا ۱۶ لفظیں ... کا نہیں حقیقی ۔ انشاء یہاں کا پالا ہوا ... بیل۔ زندیوں اور کیلیوں کا مشیر ... مشیر ۔ گھر تکہ ... کا زد و نہ

ورجہ بیا خاک دیقی۔

آباد دھاکی ۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بلکہ اکثر کو بھی اصطلاحاً اسی نام سے یاد کرتے ہیں۔

اپاہج ۔ انگریزی تعلیم یافتہ ہندوستانی غیر کے مصنوعات کے قدردان ۔ موٹے سٹینڈرڈ کے بیمار۔

اپ ٹو ڈیٹ ۔ انگریزی لفظ ہے اردو میں ایسے فرنگی وضع شخص کو کہتے ہیں جو جدید قدیم طور پر ہو ان کا دشمن دوسروں کی بنا پر ان کا فدائی ہے۔

اتفاق ۔ جنس ناکارہ خریدار جیسے صنم نشان ہے۔ سلمانوں کے نزدیک قابل نفرت ہے۔

اتمام حجت ۔ گیدڑ بھبکی۔

آثار ۔ پیٹ بھرنا ۔ بیوی سے پانگلے خرانے۔

اجابت ۔ عمل دوا سے مسہل۔

اجل ۔ حاکم عادل ۔ دعا کر بار ہا نہیں ہے۔

اجماع ۔ علمی کمزوری کا اظہار۔

احتلام ۔ نادانوں کی خوبی قسمت۔

اخلاق حسنہ ۔ دوام ناکامی۔

اخلاص ۔ لو حیا ہر وحشت ہے۔ کبھی کبھی بیان یا یاد دوستوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر ہے قابل ...

اخبار ۔ خبر کی جمع ہے۔ اصطلاحاً کاغذ اشتہار کو اخبار کہتے ہیں۔ خدائی فوجدار اسکا دوسرا نام ہے۔ ... کے آبلیس ہیں جو کی چلتا ناپا اللّٰص ۔ سکا ... جھوٹ بولتے ہیں جو زیادہ منافق ہو وہی اچھا اخبار ...

اختیار ۔ زبردستی۔

ادب ۔ بیرسٹری اور بی اے پاس کرنے کے بعد جو حالت رہتی ہے اس کا نام ادب ہے نصیبی ... مال باپ جنگی اولاد سے تعلیم پائی ہے اسکے گرد ... ہے اور بیارے مسلمانوں کا بار مارد۔

آدمی ۔ دہ ... ابھی آدمیت کی کمی ہے۔ دنیا میں بسنی مشہور ہی آیا ہے۔ ۱۶۳ بچے لڑکوں ... کہتے ہیں۔ آآگا بھی آدمی نہیں ہو۔

اذان ۔ تحمل آیام عشاق جنین کے اعتبار سے ایک ناہنجار حرکت ۔ ایک فساد ۔ مذہبی کو ... کا ڈھنڈورا۔

آرام ۔ ... نفیسوں کا حق ... بیکاروں کی عادت ...

ہندوستانیوں کا دعا ... محبوب لیکن مجبور۔

اردو ۔ ... صفہ نزدہ ۔ کنیز ہر عام و خاص ہندوستان کی منسوب۔ انگریزی جاننے والے کی متروک مطلوب۔ انگریزی ہند جاننے والوں کا سرمایہ علم زر دست ... کا

ارمغان ۔ جدید آزادی فرنگی۔

آرزو ۔ وہم بے معنی۔

آزاد ۔ آمادہ بہ اسیری۔

ازدواج ۔ عمل جدید ... مرحوم ... ہونٹ زرہی ... اور لوالحوری ۔ ایک مرغوب دوا ۔ حاقت ماتت البلوری۔ خالصت آبائی ۔ غیر مشروع ... فلسفی بحر ... سال وہم ... غم زدہ ... فخر ... کثرت ... شیطان ... جائز۔

استاد ۔ بلفظ قدیم ... معنوی ۔ بلفظ جدید زبردست ... بے تیزی ... کیا ۔ کا نیاں اگر سارنگی ہاتھ میں ہو تو بڑھیا۔

آسمان ۔ اعتراض کرنا۔

آسائی ۔ کاہلی کا حاصل۔

استغنا ۔ بیچارگی کی انتہا۔

استغفار ۔ ارادہ گناہ بے جھجکی ... پشیمانی۔

استنجا ۔ سڑک پر کھڑے ہو کے پیالے میں ۔۔ کی سینے کی پچھ کا نا۔

اسراف ۔ خیر گیری خویشان ناطلہ۔ ایسی خیرات جو شہرت سے خالی ہے۔

استقاط ۔ اکثر عمل کے ساتھ آتا ہے۔ چوروں کی شفائی کا ذریعہ ہے۔ اگر چھپ جائے تو گناہ بے پاداش ہے۔ ذبیحے کو دوست پولیس کے لیے بچوں آتش ہے۔

اسلام ۔ روزی کا ٹھیکا ۔ تحفہ مشن ... جلوہ ... پالیٹکس ۔ مال ... ایک ناہموار قابل تبدیل قانون ۔ وہ چیز جسے انگریز نہیں سمجھ سکے کہ اگر ... ناواقف تھے۔ ذاکر ... کی چیز ہے۔

اشتہار ۔ مذہب ذکیل ۔ اخبار کی ... کی جان تاجروں کی بنیادی اینٹ ۔ مدد سب ... نوسیا بھی گری اور ... کے صرف میں بھی آتا ہے ... سیاں مشہور بننے کا وسیلہ ... ہندوستانی ... مگر مشہور ... مضائقہ نہ ... ۔

اشتراکیت۔ ... معلوم جب حکومت وقت کو [illegible]
کو یہاں کی چیز ... کی جان کا وبال ...
[illegible] ... ہے۔ ... اور
ہندوستان کے لیے منحوس ہے۔ ...
کے واسطے ... ہے۔ پولیس کے ہاتھوں میں ... ہے۔
پھر گلی کے ... ہیں ... میں جکڑتے ہیں۔

اشتباہ۔ ... بے پناہ پولیس۔ ... جہاں ...
اشک۔ ایک ... [illegible]
کی ... سے خارج ہوتا ہے۔ ... کے مطلب
... ہے ... کا ... ہے ... کی
... کا اظہار ہے ... کی ... کا ...
ہے۔ ... سے ... ہیں ... سے وہی
واقف ہے جو ... ہے۔

اش ... ۔ ... کر ... کر ... [illegible]
... کے لیے ... کی ... [illegible]
... خود ... کے ... کی
... کرنے کے لیے ... کی ... [illegible]
ہوتی ہے۔ ... کی آواز کی ... [illegible]
... ختم ... اگر ... [illegible]
... ہیں ... جاتے ہیں ... کا ایک
... کرتا ... شراب کے ساتھ
... بھی ضروری چیز ہے۔

روایت الخیل ... بالتقدیر [illegible]
... بھی ... ہے ... کی جاتی ہے ...
اسے بھی ... کہیں ... نہیں۔

آشوب۔ ہندوستان کا ... کی ...
آشنا۔ ... دوست ... ہے۔ ...
نہیں ... ہو گیا ہے۔
آشنائی۔ ... مگر ... ہے
آشنائی کی ... کے ... کی ...
آخیانہ۔ ... نہیں ... اپنے
حق میں ... کرتے ہیں۔ ... [illegible]
... [illegible]

پنج مل خدا - خدا مل پنج

حکایت و روایت

... ایک ... ہے ... کہ ...
ہیں ... ایک ... کہتے ہیں کہ ... میں ایک
شخص ... کا ... کرتا تھا ... [illegible]
... تیلی ... دکان پر بیٹھا تھا کہ
ایک ... صاحب ... دکان پر ... سے ... ہو کے ...
... شام تک ... نہیں۔ تیلی ... دکان
بڑھانے کا وقت ... بی بی ... شام ہو گئی ...
... ہے ... کہاں جاؤں ...
... نہیں۔ تیلی ... ہیں ... احساس نے
... کی ... ہے ... کیا ...
... کے ... صاحب نے ... ہوا ... [illegible]
... آیا۔ تیلی صاحب ... ہی ...
... کر ... بی بی ... ہو گئیں۔
... کے ... ہے ... [illegible]
... ایک ... کا دروازہ آیا ... [illegible]
بھی آپ کون ہیں؟ ... کے ... ہو آپ؟
ہوں ... اور آپ ... اور آپ؟ ...
اور آپ؟ ... آپ ... تشریف ... لیے ...
... ہے ... کیسی ... معلوم
ہوا کہ ... صاحب کی ... کی سسرال میں کہیں
... ہے ... کی اجازت لینے اور ...
دینے سب آئے ہیں۔ تیلی صاحب بی بی کے پاس
گئے بی بی نے ... پر ... ہے ... خدا
... ہے ... نے ... اس
... ہونے کی ... سب کو ... [illegible]
ان سب کو ... کے ... میں ... [illegible]
... ہیں ... کر ... [illegible]
... سے ... تیلی ... کی
... جانے کی ... کا ... جانا۔
جن ... کے ... میں ... گھر بار چھوڑا
وہ یہاں بھی جان کھانے آ گئے ... بھی
... تیلی صاحب کا ... بھی ... [illegible]

... کہ ... کی ... [illegible]
... سے ... ہیں کہ ... بی بی نے
... سب کے ... کے ... ہے
آ کے ... گئے۔ تیلی صاحب ... [illegible]
کی ... دن ... بی بی ... شام کر کے ...
... کی ... [illegible]
... سامان ... کا ... ہے ...
... کیا ... کی ... ہو گئی ...
... کی ... ہے ... آج ... ہوئی
... ہے ... صاحب کے ... [illegible]
... بی بی ... نہیں ... تھیں ... نقل
... تیلی ... کا ... [illegible]
... تیلی ... تھا ... [illegible]

لوگوں کا خیال ہے کہ جرنیل ... سابق ...
... حال کا ... کی سلطنت ... کے
ساتھ ... ہی ہے جیسا کہ تیلی کا ... [illegible]
کے ساتھ ہی ... بات ... سلطنت کا ... کر
ایک ... ہیں ... [illegible]
... ہیں ... آپ کون؟
... ہوں ... اور آپ؟ ... سکے
ہیں ... اور آپ؟ ... اور آپ؟ ... ۔
... خیال ... اور ... رکھتا ہے کہ ... [illegible]
ہندوستان کی اس ... کی سلطنت کی ...
میں رنگے بغیر ... نہیں سکتی۔

ہندوستان ... سے ... ہے ...
انگریزوں سے دشمنی بھی ... ہے۔ ... صحیح ہے
تو ... کے ... کا ... کر ...
چاہیے۔ ... کی ... قابل ...
... نہیں ... کے ... سے
... کے ... کے پاس آ ... ہے ...
... کی ... سے ... جائے ...
... کی ... کی ... حق کی
خدمت انجام دیں ... کے ...
... ہیں ... کی ... ہیں۔
... نہیں ... اس خیال سے



(ایک متوقع رخصتی منظر)

"لو یہ بجنسہٖ ہندوستان لے جاؤ اور اگر یہ کام نہ لگے تو اینجانب کا شکریہ ادا کر کے واپس منگوا دو"



خالی کر دیا گیا ہو کہ وہ خام صدر ہو جانے کی صلاحیت بانسبت دیگر علامات کے زیادہ رکھتا ہے یہی وہ ظالم ہے جس نے امیر امان اللہ خاں کو بہت تباہ کر دیا تھا۔ تاریخ کہتی ہے کہ شہر کابل میں ایک علاقہ قتیاب ہوا خواہ وہ ایرانی ہو یا ہندی۔ شہر کابل صدر عام ہونے کے قابل نہیں۔

خیر جنرل نادر خاں عقل کی خدمت انجام دیں یا شاہ شہر کابل ہو جائیں لیکن اہل ہند کو کسی طرف سے اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور اب تو وہ فاتح کی حیثیت رکھتے ہیں فتح کے بعد کوئی حکومت مفلس نہیں رہتی۔ نادر خاں کے پاس خزانہ میں اگر وہ چار ہزار روپیہ جمع بھی ہو گیا تو کیا بال اُکھاڑ لینے سے کہیں وزن ہلکا ہوتا ہے۔ سنتے ہیں کہ ابتک آٹھ ہزار روپیہ اس خزانہ میں جمع ہو چکا ہے اس رقم کے جمع کرنے میں بھی کچھ صرف ہوا ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ لڈوؤں کی سی بات ہو۔ ایک آقا غلام کو پیسے دیکر لڈو بازار سے لاؤ۔ نوکر تھا مفلس اُسنے وہ پیسے کے ہم لڈو وصول کیے۔ اور دل میں لگا حساب کرنے:۔

"مجھے دستور یاد ہو، دو لڈو ملنے چاہئیں آخر میں جو آدھا آتے ہیں جیسے بہا ملتا ضائع کرتا ہوں زحمت! یہ تو میرا حق ہے۔ سب ہی سو دے سلف میں اپنا حق لگاتے ہیں۔ اچھا تو دو لڈو میں کہائے لیتا ہوں صاحب رہے چار۔ فرض کرو کہ جلدی میں ایک لڈو گر جا مٹی میں تھو کیا۔ دستر خوان پر جانے کے قابل نہیں۔ رہ گئے تین۔ میاں بوجہ پر کی تے ہیں خدمتگار کا حق چھوڑ دیتے ہیں ان تین لڈوؤں میں سے ایک تو ضرور چھوڑ دینگے بس دو ہی باقی بچے۔ مولا دو نیچا دکھاؤ آقا میاں خفا ہو کے پھینک دینگے۔ تو میری محنت اور انکی قیمت ضائع ہوگی۔ نمک حلال سے بعید ہے کہ آقا کا مال یوں تلف ہو۔ بس یہ دونوں بھی میرا حصہ ہوا۔ لڈو رہ گئے خادم صاحب کے پیٹ میں۔ اب جو ہاتھ جھلاتے آقا کے سامنے پہنچے تو نوکر نے لڈو مانگے، نوکر نے جھوٹ دکھایا اور کہنے لگے آپ

لڈو کیا مانگتے ہیں حساب سن لیجیے۔ حساب کی بنا منطق پر قائم تھی اور آقا منہ تکتے رہ گئے کوئی دلیل سکت موجود نہ تھی۔

حبیب اللہ خاں کے قسمت کے خوانہ کی تشریح دیں موجود ہے۔ جنرل نادر خاں کے استیلا کی تعریف پر خانہ جنگیاں ہیں۔ یہاں بیٹھے کے ایک کو سائی دو سرے کو بدائی دینے والے تخت پر دوری کا حق ادا کرتے ہیں۔

تصحیح

گزشتہ نمبر میں بجواب مولوی ظفر الملک صاحب چا میر انیس مرحوم کی ایک بیت لکھی گئی ہے جسمیں اسکے کی آنکھ کی جگہ مبارک کی چشم چاہتا ہا چاہیے تھا جو جلد ہاتھ سے لکھنے والی میر انیس صفحہ ۳۰۰ مطلع ہے جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے جلوہ فرمائشہ پرلیس کا نمبر ہے

یاکاہ چرخ پر خاک بیض ہوا عیاں
تحریر یعنی جانانہ وہ نے ستمگر زباں
سجادے پر گئے عقب شاہ انس و جاں
صورت حسن سے اکبر مہرو نے دی اذاں
ہوا کی کی چشم آسمان کا ہو گئی
گویا صدائے رسول کی کانوں میں آگئی

پنجاب نشنل روشنیس اینڈ ایوکیشن انشا صاحبین کا پانچواں اجلاس لکھنؤ میں بصدارت مسٹر آصف احمد خاں شیروانی ایم۔ ایل۔ اے بتاریخ ۲۹، ۳۰، ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء بمقام سرداران بازار لکھنؤ منعقد ہوگا پروگرام حسب ذیل ہے۔

۲۹ اکتوبر ۱۹۲۹ء ۹ بجے دن صاحبان استقبالیہ کا جلسہ
۳ بجے سے کانفرنس کا اجلاس
۳۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء ۱۰ بجے سے ۱ بجے شام تک کارروائی جلسہ
۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک کارروائی جلسہ

محمد حسین ادیب انصاری بیرسٹر ایٹ لا
نائب صدر پروفیسر و
نائب صدر مجلس استقبالیہ کمیٹی

نہ ٹے ہم تو چاہ میں تیری
کچھ نہ ٹھہرے نگاہ میں تیری

سردار عبدالحکیم خاں سابق وکیل التجارۃ افغانستان کے پاس تیس چالیس لاکھ روپیہ سلطنت افغانستان کا رہتا ہے اور یہ آپ جانتے ہیں کہ جسکے پاس روپیہ ہوتا ہے اسکی خوشامد سب ہی کرتے ہیں۔ روپیہ امان اللہ خاں بچہ سقہ سب کو یا دستگیر ہے کہ آدرے کابل تھے سردار صاحب کے سپرد کیا تھا۔ امان اللہ خاں جب خوزیزی کی وجہ سے نہ رہ سکا تب بھی سردار صاحب نے خبر دار نہ لوٹایا۔ جب حبیب اللہ خاں نے دریا کا تاوان کا بھی سردار صاحب نے ٹھکرا دیا۔ خدا جانے کیا بات تھی کہ جنرل نادر خاں صاحب کو ایک قلیل مقدار روپیہ جہاد کے لیے خرانہ۔ بمقدار آتش قلیل تھی کہ کہنا کہ مسلمانوں کی نظر میں محترم رہے۔ خان صاحب نے انکے حسن عمل کو خوشنودی کا مرتبہ عنایت کیا اور لگے ہونے کہ بس اب نادر خاں کو بخدمت اور نادار سے نجات مل گئی جنرل صاحب کو یا مشہور کہانی والی کانی چڑیا ہو گئے جس نے خالی حقہ چشم میں ایک موتی رکھ کے اعلان کیا تھا:۔

"جو میرے سردار جیسے کے نہیں ہے"

دا جیوا کا گانا برابر جاری رہا خوشامد ہوتی رہی مگر سردار صاحب کا دل نہ پسیجا اب نادر خاں صاحب خود فاتح کابل ہیں ایک جمہوریت کی قوم نے انہیں مجبور کیا کہ آپ ہی تخت پر بیٹھیے۔ امان اللہ تاج و تخت کا اہل نہیں۔ نادر خاں صاحب کو بھی کیا ڈھنگ آمد خوش آمد کروں ورنہ کم نشینا بنا۔ تخت پر بیٹھتے بھی نہیں۔ سفارت پہلے ہی سے رتبہ تھی یا ضابطہ بادشاہ ہونے کے بعد سردار صاحب کی خدمت بہ غرض تھی۔ کتنی جلیل دعوم دکھلی فرمانے سے کابل ہو گیا اب تو اس نا ملوار برگ و صلواتے۔ سردار صاحب نے بھی گوٹیاں نہیں کھیلیں انہوں نے عرض چند قیمتی لا رہے کہ گرم تک انکا ہماری وزارت سے بچیں۔ تمہاری تجب ہے مارنے بیم گیا نیچے گئے اور جا بیٹھے بادشاہ میں

اپنے حق کی بھی پروا نہیں کرتے تھے سرزوار علی
خاندان اب کہتے ہیں کہ ملک ایسا کوئی نہیں! یہ سب
روپیہ پیسے کی کمائیں ہیں جو ہوا کھاتے۔ میں
لوگوں کے بارے میں قوم کہتے ہیں کہ یہ چیز
جاتی ہیں یہاں تو انھوں نے ان کی لٹ ہیں
لالقب امیر حبیب اللہ خاں سقائی کر دیا تھا۔

بہر حال ہمارے نادر خاں کسی طرح سوا سال
کی نگاہ میں نہیں ٹھہرے مناسب ہو کا اعلان
جب نادریہ کا ایک وفد سوا سال صاحب کی خدمت میں
جائے انھیں طرح سمجھانے روشن خان کے
مسلح علیہ السلام جیسا نہ کی اسی زمانے کے لیے یہ
لوگ اس جیسے ہیں انقلاب جاوید تا بہ نیا
جیسا سوار صاحب کے ہاتھ آئے۔

بیزاری انسان سے ہی ہے پہلا تحقیق

اب نادروں صاحب کے اس فکر پر پورا پہنچتا
جاتا ہے کہ انسان اول بندر کی نسل سے پیدا ہوا
کا علم ہے۔ وہ بندر کا خدا اعتبار دیتے ہیں اور اصل
ہے کہ امریکہ کی ریاست اسی ہی ہیں ایک سرکار
نے اپنے پولیس کو حضرت بندروں کو کسی ضرورت
سے صاحبوں کے یہاں رہن کر دیا۔ ان کا اس کی
دیتے ہیں ہے۔ یہ لوگ نظلین میں ہم سے کہ
پہنچے ہیں کھانے کی فہرست پڑھ لیتے ہیں اور
فہرست میں اپنی پسند کے کھانوں پر نشان کرتے
ہیں جائے نوش فرماتے ہیں، بعض کرسی استعمال
کرتے ہیں۔ کورٹ پہنچتے ہیں گھوڑے ہوکے چلتے
ہیں مستقیم اتفاقات ہیں۔ ان کی شناخت روز انہی
سے بیمار کی کسی طرح کم نہیں۔ ترغیب خدا کا قرض
ان سوار نے جناب پولیس پر ہو کر گھوڑے کی
ترقی جاری کروائی۔ بعض حضرات کہتے ہیں پر سرکار
نے عذر کیا کہ ہم لوگ پر ان کا تعلق نہیں ہے
سے اس کی خرید و فروخت بازار ہے۔ اس پر چیک
بڑھا ملک نے انسانی عادات اور سبھی ان کا
کا ثبوت فرق دکھایا۔ اگر سرکاری بیا رے کی کچھ

قرض اور گھری کا ... کی ... کی اجرت
بڑے اور ان پر ... مختلف کرتا ہو۔ آپ جانتے
ایک نظلین اند نظلین بھی کون ہے اور سائنس
اب کا فارمولہ بیسیوں ناحق کی گستاخی کا علم
گوارا کرتا۔ رفتہ رفتہ تنبیہ اور گمراہی کی غرض سے
حضرت پولیس نے بندروں کو شیر کیا تھا۔
یہی سچ ہے! آپ سمجھا ہے۔ اب یہ بڑی تر میں
کا عقدہ ہے۔ ایک وکیل آپ کی طرف سے پیروکار ہے
دوسرا ججوں کا حقدار ہے حاکم صاحب کے قانون
کی آڑ میں کہ وہ مطلب جب ایک مرتبہ ثابت ہو گیا
کہ یہ بیٹی آوارگی کا ہو اور کے یہاں کوئی چیز
نہیں۔ مگر وکیل صاحب اپیل کرنے والے ہیں وہ
کہتے ہیں کہ مقدمہ یہ دل کی نہیں جسٹس صاحب
کیا انسی کہا کہ یہی بندہ ثابت کریگا کہ کار روائی
صاحب کا تجویز کیا ہوا آپ ہی اصل انسان ہے اور
پولیس صحیح معانی میں تحقیق انسان کا ہوا ہے
ہے میں ثابت ہی وہ اصل نہیں۔ کوئی شخص اگر ایسی
چیز رہن کر دے جس کے رہن کا حق اسے حاصل
نہ ہو تو معاملت ناجائز ہو گی جسٹس صاحب کو
اپنی انسانیت کا امتحان پولیس کے مقابلے میں دینا
ہوگا اگر پولیس اوصاف انسانیت میں ان سے
بہتر ثابت ہو تو ہم سمجھے ورنہ وہ سے

این چہ شور یست کہ در دور قمر می بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم
دختراں را ہمہ جنگ است و جدل با مادر
پسراں را ہمہ بدخواہ پدر می بینم

تعجب ہے کہ جسٹس صاحب جنکا نام مبارک خصوصاً
ولسن ہے بہر حال گھبرائے اپنے ناحق ہونے کا
اعلان کرتے ہیں۔ امریکہ میں ... کی مخالفت ہے
اسی کا مقصود اسی طرح عمل میں آتا ہے جس طرح
انسان اول کی دُم کثرت استعمال سے مفقود ہو گئی
تھا اصل یہ وہ اصل نہیں بورو ہے ... کے تحلیل
اپنی ساقط شدہ ہیں گر دیے۔

ہیں اندیشہ ہے کہ ہندوستان میں بھی کبھی بندر کا
واگذار ہو گیا تو ہیں ہے انتظام کا علاج دکھایا گیا ہے

کبھی کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کہیں یہ مسئلہ
کی طرف منتقل بھی ہوجاتا ہے جو یہاں بھی اس کا
مسئلہ پیدا ہوگیا اور نازیت نے مذہب ملک کی تحقیق
میں ایسی صلاحیت پر خاص توجہ کیا تو شکل ہوگی۔
تلخ تجربہ ادریسی سیاست کا آئین ہیں کہ آپ مطلقہ
کا وارث ہے۔ وہ بندروں کے حوالے ہو جائیں جن
سے شفقت کی امید نہیں کیونکہ وہ معلوم بھی
کہ ہندوستان سچ مچ بیرونی ہوجائیگا۔ ایک ملک
یورپین سلطنت نے کچھ عرصہ ہیں اور کچھ روز قبل
میں بھیجے ہیں کہ خود وارد کا جوڑا پولیس کی
حفاظت سے نکلے کر بابا آدم پیدا کریں جو
ایک مرتبہ اتفاقاً چھا جائے اپنی برادری سے پھر
شکل انسانی قبول نہ کرنے کا عہد لے لیا۔

الغرض وہ دن دور نہیں جب انسانی شکلات
کا ایک تحریک غالب پیدا ہو جائے اور یہی
یورپی طاقتوں نے آج حقوق انسانیت کا
دعویٰ بجا اپنے نام کر لیا ہے انھیں کہ ہم
از خود دست بردار ہو جاتے ہیں ہم بابا
آدم کا اصل سلسلہ ہے تو پیرو شیر کی اسیری کی ایک
نیا رنگ بھر لائے گی۔ اسے بار بار پڑھو یا بشنو۔
الحذر اے بنی آدم الحذر

اطلاع

چونکہ گزشتہ دو تین نمبروں کا کما حقہ تیار
اکسی کسی طرح سنبھل نہ سکا اس لیے کاتب
معتمد نمبر ابھی تک بیماری کی آڑ کہتے ہیں
مبتلا ہیں لہذا آئندہ نمبروں کی تاریخ اشاعت
بدل دی جائے گی۔ خریداروں اور مشتہر
دینے والوں کی خدمت میں اطلاع ہے کہ
جلد ہی معاملات کی درستی ہو جائیگی۔

خاکسار مینیجر اسلامی پنچ
۱۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ
ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ — مینیجر

ضعیفی دُور کرنے کی تدبیر

کوئی کوئی [illegible] نہیں روک سکتا لیکن [illegible] ضعیفی دور کرنے کی تدبیر نکل ہی آئی ہیں [illegible] بہت اعضا کو حرکت دینے [illegible] کسی قسم کی شکایت اور دیگر بیماریوں کا اندیشہ [illegible] اعضا کو کس طرح حرکت دینی چاہیے اس کے واسطے کتاب میں (۲۰) تصاویر دی گئی ہیں کسی اُستاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں یہ کتاب زیادہ تر بیماریوں کے واسطے مفید ہے جو گھر سے باہر [illegible] ورزش وغیرہ کرنے کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے بدہضمی [illegible] اور دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہر فرد اس کے مطابق عمل کر کے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اس کتاب کی [illegible] کو دیکھتے ہوئے اس کی قیمت صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے تاکہ عام طور پر لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح مقویات سرتاج عالم [illegible] گولیوں کے کھانے سے قبض، بدہضمی، خون اور مادۂ تولید کی خرابی، جریان، بدخوابی اور دیگر امراض مخصوصہ کا دور ہو جانا [illegible] ضرور تجربہ کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ [illegible]

المشتہر: وید شاستری [illegible] شنکر [illegible]

ایجنٹ اودھ [illegible] لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) اودھ پنچ [illegible] جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible] ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) حساب [illegible] فروخت [illegible] ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) [illegible]

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات و جاہل [illegible] طبیبوں سے [illegible] اپنی کمائی [illegible] صحت سے [illegible] ہیں اور اس عالم یاس میں بحالت صحت حاصل کرنا یا بچاؤ نقصانات مشورہ کے خواہشمند ہیں۔ اگر آپ لکھنؤ کے نامور تجربہ کار اور حاذق اطبا کے مشورے سے [illegible] فیض فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کا دوا خانہ معدن الادویہ کی فہرست جدید طلب [illegible] فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں [illegible]

تمام خط و کتابت صیغۂ راز میں رکھی جاتی ہے

المشتہر

مینیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ [illegible]

(۱) اُردو کو زندہ [illegible] ادبی، اخلاقی مضامین اور [illegible] کا مجموعہ [illegible] ہیں معقول [illegible] قیمت فی جلد [illegible]

(۲) [illegible] کی چند [illegible] مجلد [illegible] نہایت [illegible] جو عام طور پر [illegible] دفتر میں موجود ہیں قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

(۳) جلد [illegible] [illegible] کے بہترین [illegible] اودھ پنچ [illegible] مضامین کے شائقین کو جلد طلب فرمانا چاہئیں۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظرافت

یعنی

منشی سید [illegible] حسین صاحب [illegible] لکھنوی [illegible] عجب دلچسپ نظم ہے۔ جسے اور شاعری کی شاعرانہ اُستادی سے [illegible] اٹھائیے قیمت [illegible] ٹکٹ بھیجئے یا وی پی اور منی آرڈر بھیجئے۔

المشتہر

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس سے [illegible] ہوا ہے [illegible] اور ایک گراں قدر فن کی [illegible] کے [illegible] کا اندازہ کر سکتا ہے۔

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کا حصۂ اوّل [illegible] شائع ہو چکی [illegible] داد دے چکے ہیں [illegible] اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی [illegible] حصۂ دوم میں مصنف نے اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

[illegible] کے ایک حصہ [illegible] فن کی [illegible] اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی [illegible] کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خان

[illegible] اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں [illegible] کہ اگر آپ [illegible] ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب [illegible] ہیں بلکہ [illegible] ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں [illegible] اُستاد خود تعلیم دیتا [illegible] سارنگی سے [illegible] نکال سکتے ہیں [illegible] اس کتاب میں [illegible] نے [illegible] کیا اور [illegible] محنت [illegible] حصہ [illegible] کے اُستادوں کا سرمایہ [illegible] اس میں موجود ہے۔

اصلی قیمت علاوہ محصول [illegible] آخر دسمبر [illegible] تک چار روپیہ [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ